Regd No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ: الفضل لاہور ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ٫
سہ ماہی ۷ ٫

یوم چہار شنبہ

۱۹ شعبان سنہ ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۰/۶ | ۱۴ ہجرت ۱۳۳۱ ھش | ۱۴ مئی ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۱۵

اخبار احمدیہ

لاہور (رتن باغ) ۱۳ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو نسبتاً آرام ہے مگر طبیعت ابھی پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کیلئے دعا جاری رکھیں۔

آج شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز مغرب و عشاء پڑھانے کے بعد تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔ نیز مکرم شیخ غلام رسول صاحب آف سنگرور حال محلہ سنت نگر لاہور کی نماز جنازہ بھی پڑھائی مرحوم کا آج ہی لاہور میں انتقال ہوا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ اور گذشتہ چند ماہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔

مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت تا حال ناساز ہے احباب دعائے صحت فرمائیں۔

انتخابات سے قبل دفعہ ۹۲ الف کا نفاذ

مشرقی بنگال کی عوامی لیگ کا مطالبہ

ڈھاکہ ۱۳ جولائی۔ مشرقی بنگال کی عوامی لیگ کے ایک وفد نے گورنر سے مطالبہ کیا ہے کہ عام انتخابات شروع ہونے سے قبل مشرقی بنگال میں دفعہ ۹۲ الف نافذ کر دیا جائے۔ نیز ایک کیبنٹ کا قیام عمل میں لایا جائے جو حکام وقت کے قطعاً زیر اثر نہ ہو۔ اس کے علاوہ عوامی لیگ کے تمام کارکنوں کو فوراً رہا کر دیا جائے اور تقریر و تحریر سے ہر قسم کی پابندی ہٹا دی جائے۔

عوامی لیگ کی طرف سے مزید کہا گیا ہے کہ صوبے میں اس قسم کے حالات پیدا کئے جائیں کہ انتخابات آزاد اور غیر جانبدار فضا میں تکمیل پائیں۔

نزدیک و دور سے

لاہور ۱۳ مئی۔ آل پاکستان ویمنز ایسوسی ایشن کی لاہور شاخ نے فیصلہ کیا ہے کہ غریب لڑکوں کی تعلیم کیلئے لاہور میں ۱۷ پرائمری سکول کھولے جائیں۔

حیدر آباد ۱۳ مئی۔ حکومت سندھ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۹۰ فیصدی متروکہ جائیداد مہاجرین کو الاٹ کر دی جائے یہ فیصلہ آبادکاری کے مسئلہ کو جلد از جلد طے کرنے کے لئے کیا گیا ہے

کوئٹہ ۱۳ جولائی۔ حکومت بلوچستان نے ۱۰۰ روپے کے دو وظیفے مستحق طلباء کو اعلیٰ ملازمتیں حاصل کرنے کے لئے دینے کا فیصلہ کیا ہے یہ وظیفے فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن میں بی اے پاس کرنے والے طلباء کو دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ ۵۰ روپے کے دو وظیفے مستحقین میٹرک کے بعد اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے دیئے جائیں گے۔

کابل ۱۳ جولائی۔ حکومت افغانستان نے ترقی پسند جماعتوں کے ۲۰۰ ممبران کو گرفتار کر لیا ہے۔ وزیر اعظم کی طرف سے صوبے کے گورنروں کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ آزادی اور جمہوریت کی خواہشمند تمام جماعتوں کو سختی سے کچل دیا جائے۔

عرب ایشیائی بلاک کا اجلاس

نیویارک ۱۳ مئی۔ آج عرب ایشیائی بلاک کے مندوبین انڈونیشی مندوب کے دفتر میں تونس کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے۔ اجلاس میں تونس کے تازہ حالات اور لاطینی امریکہ کے ممالک سے نامہ و پیام کے نتائج پر بھی غور ہوگا۔ تونس کے مندوب بہادر لد غام بھی شریک ہوں گے

آپ برادلی کے مندوب سے بات چیت کر چکے ہیں اور عرب ایشیائی مندوبین اور قاہرہ کے ساتھ رابطہ قائم کیا ہوا ہے۔

پنجاب میں گیہوں کی قیمتیں سارا سال مستحکم رہیں گی

گرانی کے امکانات کو ختم کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے مناسب اقدامات

لاہور ۱۳ مئی۔ حکومت پنجاب کی طرف سے جاری کردہ ایک پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ امسال گیہوں کی قیمتوں کو مستحکم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جا چکے ہیں اس لئے سال رواں کے آخر میں گیہوں کی قیمتیں ہرگز نہیں بڑھیں گی۔ حکومت کی طرف سے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے کہ غلے کے نرخ بڑھ جانے کی وجہ سے اس دفعہ جو صورت حال پیدا ہو گئی تھی دوبارہ اس کا اعادہ نہ ہونے پائے۔ پریس نوٹ میں اس بات کی بھی وضاحت کی گئی ہے کہ چونکہ گذشتہ سال حکومت نے کافی مقدار میں غلہ نہیں خریدا تھا جس کی وجہ سے ارزاں قیمتوں پر غلہ میسر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس لئے حکومت گیہوں کی عام قیمتوں پر کنٹرول کرنے سے بھی قاصر رہی۔ لیکن اس دفعہ کافی مقدار میں گیہوں خریدا جا چکا ہے اور حکومت کی طرف سے قیمتیں بھی مقرر کر دی گئی ہیں۔ اس لئے سارا سال گیہوں کی قیمتیں مستحکم رہیں گی اور سال کے آخر میں مزید گرانی کے امکانات بالکل ختم کر دیئے گئے ہیں۔

اس بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہ حکومت نے گیہوں کی قیمت خرید ۹ روپے اور قیمت فروخت ۱۱ روپے ایک آنہ فی من مقرر کیوں کی ہے پریس نوٹ میں بتایا گیا ہے کہ پنجاب کا محکمہ خوراک نہ تو فائدہ حاصل کرنا چاہتا ہے اور نہ ہی نقصان برداشت کرنے کا حامی ہے اس لئے قیمت فروخت میں یہ اضافہ محض لاگت پر مزید خرچ کے پیش نظر کیا گیا ہے اس خرچ میں بوری کی قیمت ریل کا کرایہ اسٹیشن سے گوداموں تک نقل و حمل پر لاگت گودام اور چونگی وغیرہ کا کرایہ شامل ہے۔

پنڈت نہرو کو دوبارہ بھارت کا وزیر اعظم چن لیا گیا

نئی دہلی ۱۳ مئی۔ بھارت کے صدر ڈاکٹر راجندر پرشاد نے پنڈت نہرو کو بھارت کا دوبارہ وزیر اعظم مقرر کر دیا ہے۔ انہوں نے دوسرے وزراء کے متعلق بھی پنڈت جی کی تجاویز منظور کر لی ہیں۔

آج جب بھارت کے وزراء حلف وفاداری اٹھا رہے تھے تو پارلیمنٹ ہاؤس کے باہر سوشلسٹوں کی طرف سے غلے کی قیمتوں میں موجودہ گرانی کے خلاف مظاہرے کئے جا رہے تھے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے مزید پولیس منگانی پڑی۔

ریاست بہاولپور کی ۴۹ نشستوں کیلئے ۱۶۶ امیدوار

مسلم لیگ کے چھ امیدوار بلا مقابلہ کامیاب ہو گئے

بہاولپور ۱۳ جولائی۔ آج کاغذات نامزدگی واپس لینے کی آخری تاریخ تھی۔ اب کل ۲۱۸ امیدوار جن میں سے ایک مسلم لیگ کا قائمقام امیدوار اور ۴ مخالف پارٹی کے امیدوار تھے اپنے نام واپس لے لئے جملہ امیدوار جنہوں نے کاغذات نامزدگی واپس لے لئے ہیں ان کی تعداد ۵۲ ہے اور اس طرح بہاولپور کی ۴۹ نشستوں کیلئے کل ۱۶۶ امیدوار میدان میں رہ گئے ہیں

بعض امیدواروں کے نام واپس لئے جانے کی وجہ سے مسلم لیگ کے مزید چار امیدوار آج بلا مقابلہ منتخب ہو گئے۔ اس لحاظ سے بلا مقابلہ کامیاب ہونے والے مسلم لیگی امیدواروں کی کل تعداد چھ تک پہنچ گئی ہے۔

پاکستان کے وزیر صنعت سردار عبد الرب نشتر نے کہا کہ بہاولپور کے لوگوں کو چاہیئے کہ وہ مسلم لیگ کو کامیاب بنائیں۔ وزیر موصوف نے آج شام یہاں ایک پبلک میٹنگ کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صرف مسلم لیگ ہی ایک ایسی جماعت ہے جو منشور رکھتی ہے اور جو ریاستی عوام سے کئے گئے وعدوں کو نبھا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام جماعتوں کے پاس نہ تو کوئی منشور ہے اور نہ وہ سیاسی پارٹی کہلانے کے مستحق ہیں۔

سلامتی کونسل سے اصفہانی کا مطالبہ

لنڈن ۱۳ مئی۔ برمنگھم کے ٹاؤن ہال میں دو ہزار پاکستانی کشمیریوں کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے پاکستان کے ہائی کمشنر مرزا ابو الحسن اصفہانی نے بتایا کہ سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر کے متعلق جو بھی تجویز پیش کی پاکستان نے اسے قبول کر لیا لیکن ساڑھے چار سال کے طویل عرصہ سے سلامتی کونسل اس تنازع کا کوئی حتمی فیصلہ نہیں کر سکی۔ میں امید کرتا ہوں کہ ڈاکٹر گراہم سلامتی کونسل میں اپنی مساعی پیش کرنے میں زیادہ دیر نہیں کریں گے نیز ہم سلامتی کونسل سے مطالبہ کرتے ہیں کہ گذشتہ سفارشات اور فیصلوں کی روشنی میں جلد از جلد کوئی ٹھوس اقدام کیا جائے۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی اے - ایل ایل - بی مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

احمدی نوجوان دیانت۔ قربانی اور سچائی کا مادہ پیدا کریں (حضرت امیر المومنین)

ربوہ ۲ رمئی۔ خطبہ جمعہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ جماعتیں عمارت کے طور پر ہوتی ہیں۔ جن میں مختلف حصے مختلف ضرورتوں کو پورا کر رہے ہیں۔ جس طرح مکان کی کوئی چیز خراب ہو۔ تو مکین کے لئے تکلیف کا موجب ہوتی ہے۔ اسی طرح اگر جماعتوں کا کوئی حصہ ناقص ہو۔ تو ساری جماعت امن سے محروم ہو جاتی ہے۔ خصوصاً جو جماعتی ادارے ہوتے ہیں۔ ان کی خرابی کے ساتھ جماعت کے تمام نظام میں خرابی آجاتی ہے۔ اس لئے جماعت کے ہر محکمہ کو اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے اپنے کام کو بہتر بنانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس ضمن میں حضور نے خصوصیت کے ساتھ محکمہ تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ سکولوں اور کالجوں کے کھولنے سے ہمارا منشاء یہ تھا۔ کہ ایسے نوجوان تیار ہوں۔ جو قومی اور ملی روح اپنے اندر رکھتے ہوں۔ اور پہلوں سے زیادہ قربانی اور ایثار سے کام لینے والے ہوں۔ لیکن اب نوجوانوں میں کام کا وہ جذبہ نہیں پایا جاتا۔ جو پہلے لوگوں میں پایا جاتا ہے۔ ہماری جماعت خدا تعالےٰ کے فضل سے روزانہ ترقی کر رہی ہے نہ صرف بیعتوں کے لحاظ سے بلکہ نسل کی زیادتی کے لحاظ سے۔ اسی طرح ملک کی اقتصادی حالت بھی ترقی کر رہی ہے۔ اگر باپ دس روپے کماتا تھا۔ تو بیٹا بیس روپے کماتا ہے۔ اس لحاظ سے چاہیئے تھا۔ کہ ہمارے چندوں میں اضافہ ہوتا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ تحریک جدید کے پہلے دور میں شامل ہونے والوں نے اسے تین لاکھ تک پہنچا دیا تھا۔ مگر اب ایک لاکھ چالیس ہزار تک چندہ پہنچتا ہے۔ اس کی بڑی ذمہ داری سکولوں کے اساتذہ اور کالج کے پروفیسروں پر ہے۔ ان کا فرض ہے۔ کہ وہ نوجوانوں میں دیانت۔ قربانی۔ اور سچائی کا مادہ پیدا کریں۔ تاکہ وہ بڑے ہو کر سلسلہ کے بوجھ اٹھانے میں بشاشت محسوس کریں۔ اور پہلوں سے سبقت لے جائیں۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی یاد میں لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا جلسہ

مورخہ ۸ رمئی بروز جمعرات حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی سیرت مقدسہ اور اخلاق طیبہ کے بیان کی غرض سے لجنہ اماء اللہ ربوہ کا جلسہ نصرت گرلز ہائی سکول میں چار بجے منعقد ہوا۔

سب سے پہلے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے آپ کی زندگی کے وہ واقعات بیان فرمائے۔ جو آپ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمائے تھے۔ مثلاً آپ کی مہمان نوازی۔ مہمانوں کے ساتھ اعلیٰ سلوک۔ خود اپنے ہاتھ سے کام کرنا وغیرہ۔ [redacted]

آپ کے بعد مکرمہ محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم جو کہ بزبان حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کہی گئی تھی۔ پڑھ کر سنائی۔ نظم کے بعد مکرمہ استانی حمیدہ صابرہ صاحبہ نے حضرت ام المومنین رضؓ کے اعلیٰ اخلاق اور سیرت پر روشنی ڈالتے ہوئے اپنے یا اپنے خاندان کے ساتھ آپ رضؓ کے مشفقانہ سلوک کے واقعات سنائے۔ مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ نے محمود احمد صاحب مبشر درویش قادیان کی نظم جو انہوں نے حضرت اماں جان رضؓ کی وفات پر لکھی تھی۔ پڑھ کر سنائی۔ نظم نے عجیب حالت پیدا کر دی۔ ہر دل خون کے آنسو بہا رہا تھا۔

مکرمہ امۃ الرشید شوکت صاحبہ نے حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے اخلاق اور اوصاف بیان کئے۔ اور کچھ واقعات سنائے۔ مکرمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ نے اپنی تقریر میں اپنے اور اپنے بچوں کے ساتھ حضرت اماں جان رضؓ کی مہربانیاں بیان کیں۔ انہوں نے بتایا کہ کس طرح قادیان میں اکیلے ہوتے ہوئے یعنی کسی رشتہ دار کے نہ ہوتے ہوئے بھی انہوں نے محض حضرت اماں جان رضؓ کی خاص توجہ مہربانیوں اور حسن سلوک سے اطمینان سے زندگی بسر کی۔ یہاں تک کہ انہیں ان کے والدین کا غم بھی حضرت اماں جان رضؓ کی عنایات نے بھلا دیا۔ اور ان کو ایک سخت قسم کی بیماری سے جبکہ ڈاکٹر بھی جواب دے چکے تھے۔ صرف حضرت اماں جان رضؓ کی دعاؤں نے اچھا کر دیا۔ بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی کا پوتا بہترین صحتمند بچہ قرار دیا گیا

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی۔ کہ ماہ اپریل کے وسط میں کراچی میں محترمہ فاطمہ جناح کی زیر نگرانی بچوں کی صحت کا جو ہفتہ منایا گیا۔ اس میں مہتہ عبد الرزاق صاحب قادیانی کا بچہ عزیز عبد الحی (عمر قریباً سوا سال) ایک سے ڈیڑھ سو سال تک کے بچوں میں سے صحت اور وزن کے لحاظ سے بہترین بچہ قرار دیا گیا۔ الحمد للہ۔ چنانچہ محترمہ فاطمہ جناح نے اسے انعام دیا اور اس بچے کی تصاویر اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ عزیز موصوف حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی درویش قادیان کا پوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے خاندان اور سلسلے کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے آمین

تعمیر خانہ خدا کے لئے مخلصین جماعت کے عطیہ جات

مسجد امریکہ کے لئے جن احباب نے مجلس مشاورت کے موقعہ پر یا اس کے بعد -/۱۰۰ روپیہ یا اس سے زائد عطیہ عنایت فرمایا ہے۔ ان کے اسم گرامی ذیل میں شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (وکیل المال تحریک جدید)

(۱) الحاج خواجہ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ -/۱۰۰ روپیہ
(۲) ملک غلام محمد صاحب قصور -/۱۰۰
(۳) چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر لاہور -/۵۰۰
(۴) شیخ نصیر الحق صاحب راولپنڈی -/۱۰۰
(۵) ڈاکٹر فرزند علی صاحب ریاست بہاولپور -/۱۰۰
(۶) عبد اللطیف صاحب ٹھیکیدار ربوہ -/۱۰۰ روپیہ
(۷) محمد بشیر احمد صاحب مگھیانہ -/۱۰۰
(۸) صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب لاہور -/۱۰۰
(۹) شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور -/۱۰۰

میزان -/۱۳۰۰

وکیل المال تحریک جدید

سپاس تعزیت

مکرم محترم والد صاحب بزرگوار مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی کے متعلق احباب کی طرف سے تعزیت کے بہت کثرت سے خطوط آئے ہیں۔ احباب کی اس ہمدردی کا شکریہ۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء خاکسار کو ان سب خطوط کا فرداً فرداً جواب دینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اخبار آپ لوگوں کی دعاؤں اور والد صاحب محترم کی صفات حمیدہ کے ذکر اور ان کی قدر دانی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے کہ احباب کرام آئندہ بھی ان کی ترقی درجات اور لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دعائیں فرماتے رہیں گے۔

بہت سے احباب نے خاکسار کے دوسرے بھائیوں کے پتہ جات دریافت فرمائے ہیں۔ سو ان کی اطلاع کے لئے ہر دو بھائیوں کے پتہ جات درج ذیل ہیں۔

(۱) حافظ قدرت اللہ صاحب
Ahmadiyyah Muslim
Mission PETODJO UN DITGANG 7/10
D. JAKARTA Indonesia.

(۲) ملک عنایت اللہ صاحب سلیم اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ اریگیشن سکرٹریٹ لاہور

خاکسار عبد الرحمن انور (پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ)

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام

تعلیم القرآن کلاس

حسب سابق اس سال بھی لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام رمضان المبارک کے مہینہ میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات بیرونی سے درخواست ہے۔ کہ اپنی اپنی لجنہ سے ایک ایک ممبر اس میں داخل ہونے کے لئے بھجوائیں۔ ممبرات کے کھانے اور رہائش کا خاطر خواہ انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ (جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ)

رمضان المبارک میں درس القرآن

گزشتہ دستور کے مطابق امسال بھی ماہ رمضان المبارک میں درس کا انتظام کیا گیا ہے۔ ذیل کے نقشہ کے مطابق درس ہوگا۔ انشاء اللہ۔ احباب جماعت مستفید ہوں۔

(۱) قاضی محمد نذیر صاحب فاضل پہلے پانچ پارے سورۃ فاتحہ سے المائدہ تک (۲) ابو المنیر مولوی نور الحق صاحب سورہ مائدہ سے یونس تک (۳) مکرم مولوی ظہور حسین صاحب۔ سورہ یونس سے مریم تک۔ (۴) مولوی جلال الدین صاحب شمس۔ سورہ مریم سے سورہ روم تک (۵) مکرم حافظ محمد رمضان صاحب سورۃ الروم سے احقاف تک (۶) مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری الاحقاف سے الناس تک

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

بقیہ لیڈر

اشتراکیت قابل عمل ثابت ہوتی رہے گی۔ بکائن کے درختوں کو کوسنا کہ تم کڑوے پھل کیوں پیدا کرتے ہو۔ میٹھے آم کیوں نہیں پیدا کرتے۔ لاحاصل ہے۔

ازلی و ابدی مالی نے اس باغ میں ازسرنو میٹھے آم کا درخت بو دیا ہے۔ اس کی قوت نامیہ کے اثر سے بکائن کے درخت رفتہ رفتہ خود بخود مرجھا کر گرتے جائیں گے۔ اور باغ میں میٹھے آم کے درخت پھیلتے چلے جائیں گے۔

نئی زمین اور نئے آسمان کی بنیاد
ازسرنو رکھ دی گئی ہے

جس طرح میٹھے آم کے درخت سے خود بخود میٹھے آم پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح صالح قیادت خود بخود برسر اقتدار آئے گی۔ اشتراکیت کا جنگل خود بخود مرجھا کر ختم ہو جائے گا۔ اس وقت دنیا جان لیگی۔ کہ اسلام کے اصول واقعی قابل عمل ہیں۔ کیونکہ دنیا کو ان پر حق الیقین حاصل ہوگا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۵۲ء

اسلام قابل عمل ہے مگر . . . .

کل ہم نے ان کالموں میں عرض کیا تھا کہ اسلامی اصول بے شک قابل عمل ہیں۔ لیکن جس طرح ہمارے سیاسی علماء اسکو لادینی تحریکوں کے مقابل پیش کر رہے ہیں اسلامی اصول ہرگز قابل عمل ثابت نہیں ہوسکتے۔ بات یہ ہے کہ کوئی نظریہ اسی وقت قابل عمل ثابت ہوسکتا ہے جبکہ اس پر عمل کرکے دکھایا جائے۔ اور جب تک ہمیں کسی نظریہ کے متعلق حق الیقین حاصل نہ ہو اس وقت تک ہم اس پر عمل کر ہی نہیں سکتے۔

لادینی تحریکیں جیسی کہ اشتراکیت کی تحریک ہے صرف اس مادی دنیا تک ہی محدود ہوتی ہیں ان کی منزل مقصود مادی ہوتی ہے۔ جو ظاہری حواس خمسہ سے محسوس ہوسکتی ہے۔ اس لئے جہاں تک حق الیقین کا تعلق ہے منزل مقصود مادی ہونے کی وجہ سے ایسی تحریکیں جلد عوام کے ذہنوں کو گرفت میں لے لیتی ہیں۔ کیونکہ ان کا ماحصل مادی محسوسات سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن اسلامی تحریک کی بنیاد ایک ان دیکھی ہستی پر ہے۔ جو ظاہری حواس سے محسوس نہیں ہوسکتی۔ اس لئے اس کے متعلق محض ظاہری حواس سے حق الیقین حاصل نہیں ہوسکتا۔ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ ہم مادی تحریکوں کے مقابلہ میں اسلامی تحریک کو صرف مادی زندگی کے حدود تک قابل عمل ثابت کرسکیں جب تک کہ ہم کو اسلام کی حقیقی بنیاد یعنی وراء الوراء ہستی کے متعلق حق الیقین کا درجہ حاصل نہ ہو۔

اشتراکیت عوام سے کہتی ہے کہ اگر تم میری آغوش میں آجاؤ۔ تو تم کو اچھا کھانا ملے گا۔ اچھا لباس ملے گا۔ اچھی رہائش حاصل ہوگی۔ تم بیمار ہوگے تمہارا علاج مفت کیا جائے گا۔ تمہیں مفت سینما دکھایا جائے گا۔ تمہارے بچوں کی مفت پرورش کی جائے گی۔ ان کی تعلیم کا انتظام مفت ہوگا۔ الغرض تمہیں تمام مادی آرام مفت دیئے جائیں گے۔ اس کے عوض میں تم صرف اتنے گھنٹے روزانہ کام کردیا کرو۔ تمہاری تمام مادی ضروریات کی کفیل حکومت ہوگی۔ اور ایک حد تک جیسا کہ مثلاً قریباً پچیس سال سے روس میں ہوچکا ہے وہ ایک عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے۔ عوام جو صرف ظاہر بین ہوتے ہیں۔ اس نمونہ کو اپنی ظاہری آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اپنے ظاہری ہاتھوں سے چھو سکتے ہیں۔ اپنی ظاہری ناک سے سونگھ سکتے ہیں۔ اس طرح ان کی حس مشترکہ میں ایک نقش بن جاتا ہے۔ جو ان کے ادراک کو اکساتا ہے۔ اور ان کے ذہن میں حق الیقین کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ متحرک ہو جاتے ہیں اور اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ایک حد تک اپنے لائحہ حیات کی منزل مقصود کو پا لیتے ہیں۔ اس طرح ایک اشتراکی پکار اٹھتا ہے کہ دیکھو اشتراکیت ہے کہ نہیں قابل عمل؟

اشتراکیوں کا ایمان چونکہ مادی ہے اس لئے وہ اس ایمان کو مادی تمتع سے حاصل کرسکتے ہیں۔ لیکن ایک مسلمان کا ایمان ہے۔

امنت باللہ وملائکتہ و
کتبہ ورسلہ . . . . . .
. . . . الخ

یہ تمام باتیں ماورائے مادیات ہیں۔ جب تک ان باتوں پر ایک مسلمان کا ایمان نہ ہو۔ وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اور جب تک اس کا ایمان حق الیقین کا درجہ حاصل نہ کرے۔ اس وقت تک وہ اس نظام کو بروئے کار لانے میں ممد ومعاون ثابت نہیں ہوسکتا۔ جس کو بالفرض ہم اسلامی نظام کہہ سکتے ہیں۔

اب ہمارے سیاسی علماء دیکھ سکتے ہیں۔ کہ اشتراکیت کا منتہائے مقصود سراسر مادی ہے۔ جو اس دنیا سے شروع ہوتا ہے۔ اور اسی دنیا میں ختم ہو جاتا ہے۔ مگر اس کے برخلاف اسلامی تحریک کا منتہائے مقصود مابعد الطبیعاتی ہے۔ یہ اور بات ہے۔ کہ اس منتہائے مقصود کا اثر مادی حالتوں پر کیا پڑتا ہے۔ اور اس طرح وہ مادی تمتع بھی خالص مادی تحریکوں سے بہتر طور پر کرسکتا ہے۔

جو چیز ہم ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اگر ہم اسلامی نظام کو بھی اشتراکیت کی سطح یعنی مادی سطح پر پیش کریں گے۔ تو چونکہ اسلامی تحریک کا منتہائے مقصود مادی تمتع نہیں ہے۔ اس لئے ہم اس کے مقابلہ میں بری طرح ناکام ہوں گے۔ کیونکہ ہماری بنیاد اسلامی حقائق کے درجہ یقین پر قائم نہیں ہوگی۔ حقیقی نہ ہونے کی وجہ سے ہمیں سوائے دماغی انتشار اور ذہنی پراگندگی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ اس طرح ہم اسلامی اصولوں کا صرف ناقابل عمل ہونا ہی ثابت کرسکیں گے۔ اس لئے جو لوگ کھلے

اسلامی اصولوں کو لے کر میدان میں نکلتے ہیں جن کی بنیاد حق الیقین پر نہیں ہوتی۔ وہ ایک وقت میں تو کہتے ہیں کہ ہم انتخابات میں حصہ نہیں لیں گے کیونکہ پاکستان جنت الحمقاء ہے۔ اور ہم نے مکہ کا ٹکٹ خرید ا ہوا ہے۔ کراچی میل پر کس طرح سوار ہو جائیں لیکن جب وہ زبردستی کراچی میل پر سوار کر دیئے جاتے ہیں اور جنت الحمقاء میں پہنچ جاتے ہیں۔ تو اور ہی رٹ لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ ہم صالح قیادت کو آگے لائیں گے۔ اس لئے ہم انتخابات خود لڑیں گے۔ درآنحالیکہ وہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ صالح قیادت ہے کیا چیز اور وہ کس طرح پیدا ہوسکتی ہے۔

بیشتر اس کے کہ ہم صالح قیادت کی رٹ لگائیں ہمیں ثابت کرنا پڑے گا کہ فلاں آدمی صالح ہے۔ اور وہ اسلامی اصولوں کے مطابق حق الیقین کے معیار پر پہونچا ہے۔

دوسرے لفظوں میں ہم مودودی صاحب اور ان کے دوستوں سے سوال کرتے ہیں کہ کیا وہ اپنی جماعت میں سے ایک آدمی بھی ایسا پیش کرسکتے ہیں جس کو

امنت باللہ وملائکتہ و
کتبہ ورسلہ . . . . . .
. . . . الخ

پر ایسا ہی حق الیقین ہو۔ جیسا کہ ایک اشتراکی کو اپنے مادی مقاصد پر حق الیقین حاصل ہے؟

حق الیقین کی تعریف یہ ہے جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ جس طرح ہم مادی اشیاء کی موجودگی کا یقین ظاہری حواس خمسہ سے کرسکتے ہیں۔ اسی طرح کا ہمارا یقین اللہ تعالے اس کے ملائکہ اس کی کتب اس کے رسولوں اور یوم آخرت پر ہو کیا جناب ماہر القادری صاحب مدیر ماہنامہ "فاران" کو ان چیزوں پر حق الیقین حاصل ہے؟ اگر آپ میں سے ایک شخص کو بھی ایسا حق الیقین حاصل نہیں ہے۔ تو پھر عملاً آپ کس طرح ثابت کرسکتے ہیں کہ اسلام کا اصول

ممّا رزقناھم ینفقون

یعنی جو کچھ اللہ تعالےٰ نے اہل ایمان کو دیا ہے اسکو خرچ کرتے ہیں۔ اشتراکیت کے اصول "قومی ملکیت" کے مقابلہ میں بہترین ہے۔ آپ ایک اصول کو جس پر آپ کو حق الیقین حاصل نہیں ہے کس طرح جامۂ عمل پہنا سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم ایک شخص کو صالحیت کی سند کس طرح دے سکتے ہیں۔ جب تک ہمیں یقین نہ ہو کہ اسکو ایمان کی ان صفات پر حق الیقین حاصل ہے۔ جس سوسائٹی میں ہم ایک شخص کو بھی ایسی سند نہیں دے سکتے اس سوسائٹی کی زمین میں صالح قیادت کس طرح اگ سکتی ہے۔ اور کس طرح پنپ سکتی ہے؟ جب ہمارے باغ میں تمام درخت بکائن کے ہوں تو ہم اپنے اس باغ سے آم کس طرح کھا سکتے ہیں؟ محض ہر دم یہ رٹ لگانے سے کہ ہم آم کھائیں گے کیا فائدہ ہوسکتا ہے؟

اشتراکیت کہتی ہے بکائن کا پھل ہی ہمارے لئے بہترین ہے۔ اس سے زیادہ کی ہمیں ضرورت نہیں۔ وہ اپنا باغ لوگوں کو دکھاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ بکائن کے پودے ہیں اس میں بکائن کا ہی پھل لگے گا۔ اسکو قبول کرو۔ لوگ کہتے آمنّا وصدقنا ہمیں منظور ہے۔ اشتراکی کہتا ہے دیکھ لو اشتراکیت قابل عمل ہے۔

ہمارے سیاسی علماء کہتے ہیں بھئی ہمارے باغ میں بھی بکائن کے درخت ہیں۔ لیکن ان میں پھل آم کا لگے گا۔ موسم آتا ہے تو اس میں کوئی آم نہیں لگتے بلکہ وہی بکائن کے کڑوے پھل لگتے ہیں اس پر اشتراکی کہتا ہے دیکھ لو اسلام ناقابل عمل ہے۔

اس کا جواب مودودی صاحب اور ماہر القادری صاحب کے پاس کیا ہے؟ یقیناً کچھ بھی نہیں۔ اس کا صحیح جواب اسی طرح ہوسکتا ہے کہ ہم اپنے باغ سے ایک ایک بکائن کا درخت اکھاڑ پھینکیں۔ اور اس کی جگہ آم کے درخت لگائیں۔ اپنے وقت پر ہمارے باغ میں خود بخود میٹھے آم پیدا ہونے لگیں گے۔ پھر ہمیں شور مچانے کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ کہ ہمارے باغ میں میٹھے آم پیدا ہوتے ہیں۔ جو چکھے گا خود بخود قائل ہو جائے گا۔

اب ظاہر ہے کہ ہمارے باغ میں ایسا عظیم الشان انقلاب پیدا کرنے کے لئے ایک استاد مالی کی ضرورت ہوگی۔ آخر ایک استاد مالی کے بغیر ایسا انقلاب کس طرح پیدا ہوسکتا ہے۔ صاف لفظوں میں اسلامی نظام کو قابل عمل ثابت کرنے کے لئے ضرورت ہے ایک ایسے انسان کی جس کے دل میں حق الیقین کی آگ کا شعلہ بھڑکتا ہو۔ جس سے دوسرے دلوں میں بھی ویسا ہی شعلہ بھڑک اٹھے۔ دوسرے لفظوں میں ہمارے باغ سے بکائن کے درخت ایک ایک کرکے اکھڑ جائیں۔ اور اس کی جگہ آم کے درخت پیدا ہو جائیں۔

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک اسلام کے باغ پر نظر ڈالو۔ آپ دیکھیں گے کہ جب کبھی اس میں بکائن کے درخت بکثرت اگ آئے ہیں۔ تو وہ ازلی اور ابدی مالی خود اپنے ہاتھ سے اس میں ایک ایسا آم کا درخت بوتا رہا ہے۔ جس کی قوت نامیہ بکائن کے درختوں کو فنا کرتی رہی ہے۔ اور ان کی جگہ آم کے درخت اگاتی رہی ہے۔

کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی

جب تک ہمارا سیاسی مولوی اس مغالطہ سے نہ نکلیگا کہ بکائن کے درخت سے میٹھے آم پیدا ہوسکتے ہیں اس وقت تک وہ اشتراکیت کے مقابلہ میں شکست پر شکست کھاتا رہے گا۔ اور اسلام ناقابل عمل اور

(باقی دیکھیں صہ پر)

حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرتِ طیبہ واقعات کی روشنی میں

(۳)

(۱) محترمہ بیگم صاحبہ چودھری بشیر احمد صاحب ڈائرکٹر آف سپلائیز کراچی لکھتی ہیں:۔
غالباً ۱۹۳۹ء یا ۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے۔ کہ سیدۃ النساء حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا دہلی تشریف لے گئیں۔ ہم لوگ بھی ان دنوں ملازمت کے سلسلہ میں دہلی میں تھے۔ لجنہ اماء اللہ دہلی کی طرف سے خاکسار کو مطلع کیا گیا۔ کہ لجنہ اماء اللہ دہلی کا جلسہ زیر صدارت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا قرار پایا ہے۔ ان دنوں میری چھوٹی بچی بیمار تھی۔ اس لئے میں جلسہ میں نہ پہنچ سکتی تھی۔ قدرتی طور پر رنج ہوا۔ جو حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کی ملاقات سے محرومی کے لحاظ سے خاص طور پر زیادہ ہوا۔ ناچار اپنی معذوری کے اظہار کے ساتھ درخواست دعا حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھجوائی گئی۔ چند گھنٹوں کے بعد کیا دیکھتی ہوں۔ کہ وہ عظیم الشان ہستی بہ نفس نفیس اپنی میزبان صاحبہ کے ہمراہ غریب خانہ پر رونق افروز ہوئیں۔ اس روحانی ماں کی تشریف آوری سے جو خوشی مجھے اپنے گھر میں دیکھ کر ہوئی۔ وہ کچھ میرا دل ہی جانتا تھا۔ عجیب طرح کا فخر محسوس ہوا۔ اور اس قادر کریم ہستی کا شکر ادا کیا۔
حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کا بچی کی علالت کا سنکر جلد از جلد غریب خانہ پر قدم رنجہ فرمانا انسانی ہمدردی کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ جو اس سیدۃ النساء کے شایانِ شان تھا۔ اللہ تعالیٰ بے شمار رحمتیں اور برکتیں ان پر نازل فرمائے۔
بیگم چودھری بشیر احمد ڈائرکٹر سپلائیز کراچی۔

(۲) محمد حسین خان صاحب جڑانوالہ سے لکھتے ہیں:۔
ہمارے گاؤں موضع مارٹی بچیاں تحصیل بٹالہ میں ایک احمدی دوست میاں اللہ رکھا صاحب دوکاندار تھے۔ وہ دیہات سے غلہ خرید کر آس پاس کی منڈیوں میں فروخت کرنے کا کام کرتے تھے۔ ایک دفعہ وہ قادیان گئے۔ ان کا گھوڑا خود بخود کھل گیا۔ یا کوئی شخص بدنیتی سے کھول کر لے گیا۔ میاں اللہ رکھا نے اردگرد کے دیہات میں تلاش کی۔ مگر ناکام واپس آئے۔ حضرت اماں جانؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر دعا کے لئے درخواست کی۔ میاں اللہ رکھا بہت پریشان تھے۔ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا نے ایک دعا کاغذ پر لکھ دی۔ اور فرمایا میں بھی دعا کروں گی۔ آپ یہ دعا پڑھتے جائیں۔ اور گھوڑے کو تلاش کریں۔ انشاء اللہ مل جائے گا۔ میاں اللہ رکھا صاحب بیان کرتے تھے۔ کہ دعا کے الفاظ پڑھتے ہوئے اور سیاہی خشک کرنے کے لئے کاغذ پر پھونکیں مارتا ہوا میں لنگر خانہ سے تھوڑی دور ہی آگے بڑھا تھا۔ کہ میرا گھوڑا دوڑتا ہوا سامنے آ رہا تھا۔ جسے میں نے پکڑ لیا۔
وہ دعا میاں اللہ رکھا نے مجھے بتلائی تھی۔ عربی زبان میں تھی۔ مجھے اب وہ یاد نہیں رہی۔
ایک غریب دیہاتی کی عرض پر اس قدر توجہ کر علاوہ خود دعا کرنے کے کاغذ پر ایک دعا لکھ دی "تا کہ وہ خود بھی دعا کر سکے۔ کس قدر بلند اخلاق کی دلیل نیز حضرت ام المومنین رضؓ کا اپنے خدا کے مجیب الدعوات ہونے پر کس قدر پختہ ایمان تھا۔ کہ قبل از وقت فرمایا۔ انشاء اللہ گھوڑا مل جائے گا۔ (محمد حسین خان از جڑانوالہ)

(۳) محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ انصاری دہلی دروازہ لاہور سے تحریر فرماتی ہیں:۔
۱۹۲۴ء کا واقعہ ہے۔ کہ ہم اپنے گاؤں موضع کفہ غلام نبی سے ہجرت کر کے قادیان آ گئے تھے۔ اور محلہ دار الفضل میں ایک کرایہ کے مکان میں مقیم تھے۔ ایک روز میں اور میری والدہ مرحومہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی زیارت کو گئیں۔ جب ہم دار المسیح میں داخل ہوئیں۔ تو دیکھا کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا آٹا گوندھ رہی ہیں۔ والدہ مرحومہ کو یہ دیکھ کر بہت ہی تعجب ہوا۔ کیونکہ ایسے کام بڑے گھروں میں عام طور پر خادمائیں کرتی ہیں۔ اور اس تعجب کی وجہ سے والدہ صاحبہ نے کہا۔ کہ بیوی جی آپ خود آٹا گوندھ رہی ہیں؟ تو حضرت ام المومنین رضؓ نے ہنس کر پنجابی زبان میں فرمایا۔ کہ "کیا میں عورت نہیں ہوں۔ لڑکا ہوں"۔ اس سے ہم بہت ہی متاثر ہوئے۔ کہ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا چھوٹے سے چھوٹا کام بھی اپنے ہاتھ سے کرنے میں عار نہیں سمجھتیں۔ حالانکہ ایسے کاموں کے لئے ان کی کئی خادمائیں وہاں موجود تھیں۔ (رقیہ بیگم انصاری بنت مولوی محمد اعظم مرحوم بیرون دہلی دروازہ لاہور۔)

(۴) کرم خان صاحب منشی برکت علی صاحب افسر جلسہ سالانہ تحریر فرماتے ہیں:۔
حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا کا پاک وجود جماعت کے لئے ایک نہایت ہی مبارک وجود تھا۔ نہ صرف عورتوں کے لئے بلکہ مردوں کے لئے بھی۔ میری طبیعت میں قدرے حجاب ہے۔ اس لئے مجھے بہت کم آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کا اتفاق ہوا۔ آپ نہایت ہی شفقت اور مہربانی سے پیش آئیں۔
میری بیوی پرانے زمانہ کی سادہ مزاج تھی، اور اس کی طبیعت میں کسی قسم کا تصنع نہیں تھا۔ اس کی طبیعت میں بھی حجاب تھا۔ گو حضرت اماں جان رضؓ سے حد درجہ محبت رکھتی تھی۔ مگر حجاب کی وجہ سے وہ بھی آپ سے ملنے کے لئے کم جاتی تھی۔ لیکن حضرت اماں جان کئی دفعہ اس سے ملنے کے لئے خود ہمارے گھر میں تشریف لے آتی تھیں۔ میری بیوی شرمندہ ہوتی۔ اور عذر معذرت کرتی۔ حضرت اماں جان رضؓ تاکید تو کرتیں۔ کہ کبھی کبھی ضرور ملا کرو۔ مگر ملامت کبھی نہ کرتیں۔
میں پنشن ملتے ہی قادیان آ گیا تھا۔ اور تقریباً سترہ سال قادیان میں رہا۔ میں نے اس سارے عرصہ میں کبھی کسی سے حضرت اماں جان رضؓ کے متعلق کسی قسم کی شکایت نہیں سنی۔ بلکہ جس سے بھی کبھی آپ کے متعلق گفتگو کرنے کا موقع ملا۔ اسے آپ کی تعریف میں رطب اللسان پایا۔ ہر شخص آپ کے رویہ اور سلوک کا مداح تھا۔ ہر ایک کے مرتبہ اور حیثیت کا خیال رکھتیں غرباء کے ساتھ آپ کا سلوک ہمیشہ مروت کا تھا۔ اور ہمیشہ ان کی نقدی اور کپڑے وغیرہ سے امداد فرماتیں۔ میری بیوی کو بھی غرباء کا کچھ خاص خیال رہتا تھا۔ مگر اس کی واقفیت کم تھی۔ اس لئے کئی دفعہ ایسا اتفاق ہوا۔ کہ پہننے کے کپڑے حضرت اماں جان کے حوالے کر دیئے۔ کہ کسی غریب کو دے دیں۔ حضرت اماں رضؓ نے خوشی سے لے لئے۔ اور بعض لڑکیوں کی شادی میں انہیں دے دیئے۔ اور میری بیوی کو اطلاع کر دی۔ کہ فلاں کو دیئے ہیں۔
حضرت اماں جان کا وجود جماعت کے لئے ایک مادرِ مہربان کی حیثیت رکھتا تھا۔ اور شاید ہی کوئی ایسا انسان ہوگا۔ جو آپ کی جدائی پر اس احساس کے ساتھ چشم پُر آب نہ ہوا ہو۔ بیسیوں دوستوں اور بزرگوں نے جیسا جیسا کسی کو آپ کے ساتھ تعلق تھا۔ آپ کے محامد اور مناقب لکھے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے کہ ہر شخص یہی محسوس کرتا تھا۔ اور چاہتا تھا۔ اور دعا کرتا تھا۔ کہ آپ کا سایہ مدت تک جماعت کے سر پر رہے۔ اللہ تعالیٰ کی جہاں تک اس کی مشیت تھی۔ جماعت کی دعائیں سنیں۔ لیکن اس دنیا میں کسی کو بقا نہیں۔ آخر وہ دن آ گیا جو آپ کی جدائی کے لئے مقرر تھا۔ اور جماعت کو یہ صدمہ برداشت کرنا پڑا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت اماں جان رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو اپنے قرب کے اعلیٰ درجہ میں جگہ دے۔ اور آپ کی اولاد اور دیگر متعلقین کو اور نیز جماعت کو صبر جمیل کے ساتھ اس سانحہ اندوہناک کو برداشت کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(۵) محترمہ حشمت بی بی صاحبہ بیوہ مائی محمد دین صاحب مرحوم قادیان فرماتی ہیں۔
میری عمر ابھی سات آٹھ سال کی تھی۔ کہ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کی معیت میں ننگل کا ہوا کی طرف سیر کو تشریف لے جایا کرتے تھے۔ حضرت جب ہمارے دروازہ کے آگے سے گزرتے۔ تو میری والدہ صاحبہ فوراً باہر آتیں۔ اور کبھی کچھ تحفہ پیش کرتیں۔ جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا وصال ہو گیا۔ تو حضرت ام المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہا بھی خادماؤں کی معیت میں ننگل کی طرف سیر کو تشریف لے جاتیں۔ تو میری والدہ مرحومہ کو خاص طور پر آ کر آواز دیتیں۔ میری والدہ ہر کام چھوڑ کر حضور کی خدمت میں پہنچ جاتیں، اور سیر میں شامل ہو جاتی تھیں۔ اس قدر الفت سے حضرت اماں جانؓ بلاتیں۔ کہ دل باغ باغ ہو جاتے۔ اور دوسرے لوگوں کو رشک آتا۔ جب میری والدہ خواہش کرتیں۔ تو حضرت ام المومنین رضؓ خوشی سے گھر میں بیٹھ جاتیں۔ اور گھر کی تمام باتوں سے واقفیت حاصل کرتیں۔ اور دعا فرماتی تھیں۔ والدہ اردگرد کی غیر احمدی عورتوں کو اکٹھا کر کے لاتیں۔ تو حضرت اماں جان ان کو نہایت احسن طریق سے احمدیت سے روشناس کراتیں۔
جب میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ تو دنیا میں جیتا جاگتا مقدس سہارا حضرت ام المومنین رضؓ ہی تھیں۔ ہر قسم کا دکھ درد حضور کی خدمت بابرکت میں جا کر پیش کرتی۔ اور آپ کچھ اس طرح دلجوئی فرماتیں۔ کہ دنیا کے ہر قسم کے غم بھول جاتے۔ ایک دفعہ زمین کا مالیہ ادا کرنا تھا۔ کوئی چارہ نہ تھا۔ میری والدہ مرحومہ حضرت ام المومنین رضؓ کی خدمت میں پہنچیں۔ اور عرض کیا۔ آپ نے حسب ضرورت فوراً رقم دے دی۔ یہ تو صرف ایک واقعہ ہے۔ ورنہ ہر قسم کے دکھ درد کا ملجا و ماویٰ حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا تھیں۔ زیادہ تر بچوں کی بیماریوں کا علاج حضرت ام المومنین رضؓ کے تبرک سے کرتی تھیں۔
رمضان ۱۳۷۰ھ میں جب میں دو تین سال کے بعد حضرت کی خدمت میں پیش ہوئی۔ تو آپ باوجود نقاہت کے خادمہ کو دیکھ کر بے حد مسرور ہوئیں۔ اور یہ معلوم کر کے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے بڑی شفقت سے دس روپے مرحمت فرمائے۔

مصباح کا حضرت ام المومنین رضؓ نمبر

ماہ جون میں مصباح کا ام المومنین رضؓ نمبر شائع ہو رہا ہے اس لئے تمام بہنوں اور بھائیوں سے درخواست ہے، کہ وہ جلد سے جلد مضامین ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔
(مدیرہ رسالہ مصباح)

مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی رضی اللہ عنہ کے خود نوشت حالاتِ زندگی

ذاتی اور خاندانی حالات

میری پیدائش ۲۰ مئی ۱۸۸۱ء کو مقام موضع بوتالہ جھنڈا سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ہوئی۔ میرے والد صاحب کا نام مولوی محمد الدین صاحب مرحوم تھا۔ اور ہماری قوم دہان راجپوت ہے۔ موضع بوتالہ مذکور میں ہماری قوم کے اور قبیلہ کے قریباً ایک درجن گھر آباد ہیں۔ لیکن وہ سب کے سب عموماً جاہل (ناخواندہ) اور زراعت پیشہ ہیں۔ اُن میں سے صرف ہمارے خاندان میں میری دادی صاحبہ ایک علمی خاندان سے تھیں۔ جو کہ قوم بھٹی المعروف قاضی تھی۔ اس خاندان سے اللہ تعالیٰ نے قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو احمدیت کے لئے انتخاب کیا۔ اور ان کو روحانی رنگ میں وہ اعلیٰ پایہ عطا کیا۔ کہ جو کسی خوش نصیب کو ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ قاضی صاحب موصوف نے بہت پہلے زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ اور اُن کا نام نامی ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں درج ہے۔ اور قاضی عبد الرحیم صاحب اور قاضی محمد عبد اللہ صاحب ان کے ہی فرزند ہیں۔ اور ہمارے خاندان میں احمدیت کا بیج بونے والے۔ بلکہ جہاں تک میرا خیال ہے۔ سارے ضلع گوجرانوالہ میں احمدیت کے پودے لگانے والے یہی صاحب تھے۔

قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کو عربی اور علوم دینیہ میں کافی مہارت تھی۔ اور انہوں نے زیادہ تر اپنا علم گھر میں ہی رہ کر اور مطالعہ کے ذریعہ حاصل کیا ہوا تھا۔ وہ اہل حدیث کا عقیدہ رکھتے تھے۔ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی کی تصنیفات کا اُن کے پاس ذخیرہ تھا۔ کیونکہ نواب صاحب نے علم حدیث میں مختلف مضامین کی تصنیفات اپنی زیر نگرانی مرتب کرا کر اور چھپوا کر مفت بطور تقسیم محصول ڈاک وصول کر کے تقسیم کرنے کا ادارہ قائم کیا ہوا تھا۔ چنانچہ کتاب حجج الکرامہ فی آثار القیامہ اور ایسا ہی کتاب اقتراب الساعۃ وغیرہا کتب انہوں نے ہی تالیف کر کے ہمارے ملک میں شائع کرائی تھیں۔ جن میں موجودہ زمانہ کی بہت سی پیشگوئیاں اور علامات درج ہیں۔ اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی تائید اور تصدیق میں کافی مصالحہ اور ذخیرہ اپنے اندر رکھتی ہیں۔ گو نواب صاحب بدقسمتی اور غلط فہمی سے خود اپنے زمانہ کے امام موعود کو پہچاننے سے محروم رہے۔ لیکن انہوں نے ہر قسم کے علامات زمانہ ظہور مہدی کے اس قدر اپنی کتابوں میں تحریر کر دیئے۔ کہ جو بہتوں کے لئے ہدایت اور رہنمائی کا موجب ہو گئے۔ گویا انہوں نے اوروں کو تو امام الزمان کے دروازہ پر لا کھڑا کر دیا۔ لیکن خود محروم رہ گئے۔ اور العلم حجاب الاکبر والا حجاب اُن کے لئے سدِّ راہ ہو گیا۔ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا

نواب صاحب موصوف نے اس زمانہ کے علامات لکھ لکھ کر یہاں تک تحریر کر دیا کہ یہ زمانہ جس میں ہم ہیں۔ وہی زمانہ ہے۔ جس میں مہدی کا ظہور ہوتا ہے۔ گویا ہم اُس کے دروازہ پر آ کھڑے ہوئے ہیں۔ اور یہاں تک بے تاب تھے کہ اپنی کتابوں کے پڑھنے والوں کو یہ پیغام دے دیا۔ اگر عنقریب اس امام کا ظہور ہو۔ تو میرا سلام اس کو پہنچا دینا۔ لیکن سچ ہے ؎

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

میرے والد صاحب مرحوم اس زمانہ کے علوم عربیہ مروجہ کے عالم تھے۔ اور اہل حدیث کا عقیدہ رکھتے تھے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی کی شائع کردہ کتابوں کا کافی ذخیرہ اُن کے پاس تھا۔ جو اب حال کے انقلاب میں قادیان میں رہ گیا۔ چونکہ قاضی ضیاء الدین صاحب بھی اسی عقیدہ پر تھے اور وہ ہمارے رشتہ دار بھی تھے۔ اور ان کا گاؤں کوٹ قاضی بھی ہمارے نزدیک یعنی صرف تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ اس لئے اکثر آتے جاتے رہتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات اور پیشگوئیاں اور الہامات وغیرہ سناتے رہتے۔ جن میں میرے والد صاحب اور گھر کے سب چھوٹے بڑے نہایت شوق اور محبت اور غور سے سنتے رہتے تھے۔ جس کے اثر سے والد صاحب مرحوم یہاں تک متاثر ہو گئے تھے۔ کہ انہوں نے عالمانہ رنگ میں اس امر کی تحقیق اور تائیدی حوالہ جات کی تلاش شروع کر دی تھی۔ اور ہر مجلس میں اپنے دوست و احباب میں حضرت صاحب کی تائید و تصدیق کا اظہار فرماتے رہتے۔ چنانچہ ہمارے گھر میں ایک ضخیم کتاب تکملہ مجمع بحار الانوار نام ہوا کرتی تھی۔ اس پر انہوں نے اپنے قلم سے اور کالی کی سیاہی سے نقل کیا ہوا تھا۔ کہ "قال مالک مات" والد صاحب خوشنویس تھے اور کتابت کا کام کر کے روزی کمایا کرتے تھے۔ علاوہ ازیں عملی رنگ میں بھی سلسلہ حقہ کے کاموں میں حصہ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ مجھے یاد ہے۔ اور یہ واقعہ ۱۸۹۴ء یا ۱۸۹۵ء کا ہو گا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے اس امر کے لئے کوشش شروع کی تھی۔ کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی خدمت میں کثیر التعداد مسلمانوں سے دستخط کرا کے ایک میموریل بھیجا جائے۔ کہ ہم مسلمانوں کو جو کہ ملازم سرکار یا سکولوں کے طلباء ہیں۔ جمعہ کے دن کی تعطیل ہونی چاہیئے۔ اور اس غرض کے لئے سفید رنگ کے کاغذوں پر میموریل کا مضمون اور اس کے ساتھ دستخط حاصل کرنے کے لئے چھپے ہوئے فارم بھیج کر دستخط کر کے اور قادیان میں بھیجنے کا انتظام فرمایا تھا۔ چنانچہ میرے والد صاحب نے جمعہ کے دن لوگوں کو اس میموریل کی غرض و غایت سمجھا کر دستخط کرائے تھے۔ افسوس کہ حضرت صاحبؑ کا اس قسم کا عمدہ اور للّٰہی کام مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور اسی طرح کے دیگر گروہ علماء حاسدین کو نہ بھایا۔ اور انہوں نے خود اس کام کو ہاتھ میں لے کر سرانجام دینے کی تحریک کر کے عوام کا رخ اپنی طرف پھیر لیا۔ جس کو وہ سرانجام نہ دے سکے۔ آخر یہ کام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد میں پھر جماعت احمدیہ نے ہاتھ میں لے کر گورنمنٹ سے جمعہ کے دن مسلم ملازمین کے لئے دو گھنٹے کی چھٹی منظور کروائی۔

غرضیکہ ہمارے گھر میں احمدیت کی تصدیق و تائید کا قاضی صاحب کی آمد و رفت سے ایسا ماحول پیدا ہو گیا۔ جس کا بچپن میں ہی میرے دل پر نہایت خوشگوار اثر تھا۔ جو آخر کار کشاں کشاں مجھے ہدایت پر لے آیا۔

میرے والد صاحب نے مارچ ۱۸۹۶ء میں وفات پائی۔ اس وقت میری عمر ابھی پندرہ سال کی بھی نہ تھی۔ ان کی وفات کی وجہ سے میں مڈل سے آگے تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رکھ سکا۔ اور عرصہ ایک سال میں کچھ علوم دینی حاصل کر کے اور ساتھ کے ساتھ خوشنویسی کی مشق کر کے کتابت کا کام کرنے لگ گیا۔ گو میں اپنی روزی کی طرف سے مطمئن تھا۔ اور مجھے گاؤں والے لوگوں کی طرف سے استغناء تھا۔ لیکن دیہات کی بود و باش اور تمدن اس قسم کا ہوتا ہے۔ کہ ایک دوسرے کی مدد و امداد اور حمایت اور تعاون کے بغیر کوئی آدمی وہاں آرام اور اطمینان سے زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ چونکہ عشق اور مشک چھپا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ جو محبت اور ایک گونہ حضور کے کلام کے ساتھ عشق پیدا ہو گیا تھا۔ اور جس کا اظہار وقتاً فوقتاً لوگوں کے سامنے بھی ہوتا رہتا تھا۔ وہ لوگوں پر ظاہر ہو گیا۔ اور دور و نزدیک کے مخالف علماء جو ان دنوں اسی تاک میں لگے رہتے تھے۔ کہ کوئی اکیلا دکیلا سلسلہ احمدیہ کی طرف راغب ہوتا معلوم ہو۔ تو اس پر دباؤ ڈالیں۔ اور فتوؤں اور مقاطعہ وغیرہ ذرائع سے اس کا قافیہ تنگ کر کے اسے صراط مستقیم سے ہٹائیں۔ چنانچہ میرے خلاف بھی آئے دن کوئی نہ کوئی مولوی آ کر اسی طرح ڈورے ڈالنے شروع کرتا۔ چنانچہ ایک دن ایک اہل حدیث مولوی احمد علی ساکن کوٹ بھوانیداس جو کہ مولوی غلام رسول صاحب ساکن قلعہ میہاں سنگھ کے خاندان سے تھا آیا۔ اور مجھے سمجھانا شروع کیا۔ گو میری عمر چھوٹی تھی۔ لیکن طالب علمی کا زمانہ تھا۔ میں نے آزادی اور جرأت سے وفات مسیح کے دلائل اس کے سامنے بیان کئے۔ اور جواب پوچھا۔ کہ احمدیوں کے ان دلائل کا کیا جواب دیا جائے۔ بس پھر کیا تھا۔ مولوی صاحب لال پیلے ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور حاضرین سے کہا۔ اب اس کو سمجھانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ یہ گمراہ ہو چکا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ہمارے گاؤں میں ایک شخص مسمی حسین شاہ پٹواری بھی تھا۔ جو مخالفت اور شرارت کا سرغنہ اور پیش پیش تھا۔ وہ ایک دن اپنے ہمراہ لکھوکے والے خاندان کا ایک مولوی جس کا نام نور احمد تھا لے آیا۔ اس نے ہمارے خلاف تقریر کی۔ اور وفات مسیح کے خلاف ایک نئی قسم کی دلیل پیش کی۔ جو میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنی تھی۔ اور بعد میں بھی اب تک کسی مخالف مولوی سے نہیں سنی گئی۔ وہ میں آپ صاحبان کی آگاہی کے لئے عرض کر دیتا ہوں۔

اُس نے بیان کیا۔ کہ مرزائی انی متوفیک ورافعک الی کی آیت سے یہ استدلال کرتے ہیں۔ کہ متوفیک کے معنی قبض روح اور وفات دینے کے ہیں۔ یہ پہلے مذکور ہے اور اس کے بعد رافعک ہے۔ جو یہ دلالت کرتا ہے کہ مسیح کی وفات سے پہلے کا واقعہ ہو کر پھر رفع ہو گا۔ یہ تب درست ہو سکتا ہے۔ کہ واؤ کی بجائے ثم کا لفظ آتا۔ لیکن یہاں واؤ ہے۔ جس کے متعلق نحویوں نے لکھا ہے۔ کہ الواؤ للجمع ولا للترتیب۔ کہ واؤ معطوف اور معطوف الیہ کو ایک حال میں جمع کرنے کے لئے آتی ہے۔ نہ ترتیب کے لئے مثلاً اگر کہا جائے جاءنی زید و عمرو تو اس کا صرف یہ مطلب ہو گا۔ کہ میرے پاس زید بھی آیا اور عمر بھی خواہ وہ اکٹھے آئے ہوں خواہ عمر پہلے آئے یا زید پہلے۔ اس آیت میں گو متوفی کا لفظ پہلے ہے۔ اور رفع بعد میں لیکن اس کا صحیح مطلب جیسا کہ دوسری آیت بل رفعہ اللّٰہ کے ساتھ ملانے سے نکلتا ہے۔ یہ ہے کہ رفع کے معنی پہلے لئے جائیں۔ اور توفی بعد میں واقعہ ہے۔ چنانچہ ایسی صورت قرآن شریف میں دوسری جگہ موجود بھی ہے۔ جس میں واؤ موجود ہے۔ اور اس کے اگلے پچھلے مضمون کی ترتیب کو الٹایا جاتا ہے۔ تب جا کر مطلب درست ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور وہ آیت انہوں نے یہ پیش کی۔ کہ فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد۔ اور استدلال یہ کیا۔ کہ اس آیت میں پہلے نمبر پر یہ فرمایا ہے۔ کہ مشرکوں کو قتل کرو جہاں پاؤ۔ پھر آگے دوسرے نمبر پر فرمایا۔ کہ ان کو پکڑ لو۔ پھر آگے تیسرے نمبر پر فرمایا۔ کہ ان کو گھیر لو۔ اور پھر ان کے لئے گھات میں بیٹھو۔ اب اگر اسی ترتیب کے مطابق جو کہ اس آیت میں تحریر ہے۔ عمل کرنا ہو۔ تو یہ محال اور خلاف عقل ہے۔ اس لئے مجبوراً ترتیب کو چھوڑ کر بالکل اس کے برعکس عمل کرنا پڑے گا۔ کہ چوتھے نمبر والے حکم کی تعمیل پہلے اور پھر تیسرے کی اور پھر دوسرے کی کر کے آخر میں قتل کرنا پڑیگا یہی صورت یہاں پر ہو گی۔ (باقی دیکھو صفحہ ۷)

فہرست آمد لازمی چندہ جات

یکم مئی ۱۹۵۱ء سے ۳۰ اپریل ۵۲ء تک جماعتوں کی طرف سے چندہ جات لازمی یعنی حصہ آمد چندہ عام مستورات اور جلسہ سالانہ ان کے بجٹ کے مقابل پر جس قدر آمد ہوئی ہے اس کی فہرست جماعتوں کی اطلاع کیلئے ذیل میں شائع کرائی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت کے نزدیک ان کے حساب اور اس حساب میں کوئی اور سقم ہو تو براہ مہربانی فوری طور پر اس کی اصلاح کرا لیں۔

اس فہرست کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے شائع کرایا جائے گا۔ لیکن ایک وقت میں ایک حلقہ پورا آجائیگا حلقہ وار فہرست شائع ہونے کے بعد ایک گوشوارہ ایسا تیار کیا جائے گا۔ جس سے حلقوں کا بھی مقابلہ ہو سکیگا اور پھر صوبہ وار مقابلہ دکھایا جائے گا۔ تا صوبہ وار حلقہ وار اور جماعت وار۔ عہدیداران سال رواں کے بجٹ کو پورا کرنے کی اور بھی زیادہ کوشش فرمائیں۔ نظارت بیت المال

حلقہ مرکزی

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
	وصولی چندہ عام۔ حصہ آمد۔ مستورات			وصولی جلسہ سالانہ		
ربوہ حلقہ الف	۲۴۰۱	۱۹۵۲	۴۴۹	۲۶۱	۱۰۸	۱۵۳
ربوہ حلقہ ب	۳۱۰۹	۳۱۰۹	—	۳۲۱	۳۲۱	—
ربوہ حلقہ ج	۳۲۱۰	۳۲۱۰	—	۱۶۷	۷۹	۸۸
مرکزی میزان	۸۷۲۰	۸۲۷۱		۷۴۹	۵۰۸	۲۴۱

حلقہ جھنگ

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
جھنگ شہر	۱۴۳۵	۲۲۵	۱۲۱۰	۱۳۷	۲۰	۱۱۷
مگھیانہ	۱۰۰۸۳	۴۳۹۴	۵۶۸۹	۱۲۸۵	۵۴۵	۷۴۰
چنیوٹ	۲۵۳۳	۲۵۳۳	—	۴۲۹	۷۶	۳۵۳
احمد نگر	۱۸۹۰	۱۱۱۵	۷۷۵	۳۳۶	۱۳۹	۱۹۷
شورکوٹ	۱۳۱۶	۵۸۹	۷۲۷	۱۷۷	۶۴	۱۱۳
لالیاں	۱۱۱۹	۳۲۳	۷۹۶	۹۹	۲۴	۷۵
ڈاور	۲۴۳	۸۹	۱۵۴	۴۲	—	۴۲
چک ۴۹۷/۴۹۴	۴۵۹	۲۷۸	۱۸۱	۳۶	۲۵	۱۱
نو	۹۷۹	۸۲	۸۹۷	۵۱	—	۵۱
پیپتی ولیام	۱۷۳۵	۸۴	۱۶۵۱	۱۷۸	—	۱۷۸
پنا	۳۴۰	۴۰	۳۰۰	۴۸	۱۲	۳۶
حسو بلیل	۲۳۰	۲۳۰	—	۱۷	۱۱	۶
میزان حلقہ جھنگ	۲۲۳۶۲	۹۹۸۲	۱۲۳۸۰	۲۲۳۵	۹۱۶	۱۹۱۹

حلقہ لائل پور

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
لائل پور	۱۹۳۰۷	۱۱۸۵۰	۷۴۵۷	۲۱۱۳	۷۴۱	۱۳۷۲
گوجرہ	۴۵۳۹	۲۷۹۵	۱۷۴۴	۵۵۲	۱۹۰	۳۶۲
ننکو والی ۳۱۲	۳۱۱۵	۵۶۸	۲۵۴۷	۱۴۱	۷۷	۶۴
دھنی دیو ۳۳۲	۳۶۷۰	۲۷۴	۳۳۸۶	۱۷۱	۶	۱۶۵
گھوگھر وال ۲۷۶	۶۴۶۹	۱۳۳۸	۵۱۳۱	۳۷۸	۱۲۴	۲۵۴
کلیان پور ۲۴۳	۲۲۶	۲۲۶	—	۲۲	۱۸	۴
احمد آباد ۵۵۹	۱۷۴	۱۶۵	۹	۲۲	۱۷	۵
بہلول پور ۱۲۷ ج ب	۴۳۰۰	۵۶۱	۳۷۳۹	۵۷۵	۱۳۶	۴۳۹
کھیوہ چک ۱۴۶ R-B	۳۹۹	۳۳۱	۶۸	۲۰	—	۲۰
شرکا چک ۲۷۸ ج ب	۵۴۲	۵۴۲	—	۵۲	۵۲	—
گھوگھو وال ۱۲۱	۱۶۸۷	۱۳۱۳	۳۷۴	۱۹۹	۱۴۲	۵۷
رکھ جھنڈ ہوالہ ۱۹۵	۳۶۷	۳۱۸	۴۹	۴۲	۳۱	۱۱
چک ۲۰۹ بردھی ننگل	۳۴۸	۸۳	۲۶۵	۷۱	۶	۶۵
چودھری والا ۱۰۸	۱۹۱۰	۲۱۵	۱۶۹۵	۸۱	۱۰	۷۱

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
ٹھٹھہ بالو چک ۴۶۶	۱۲۵	۱۰۴	۲۱	۱۷	۱۳	۴
ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۴۹۸	۱۲۰۱	۲۹۷	۱۵۱	۱۴۳	۸
جڑانوالہ	۲۶۸۸	۲۶۸۸	—	۲۷۹	۱۱۸	۱۶۱
ٹکڑہ ۵ ۵۸/۳	۷۷۱	۳۷۰	۴۰۱	۱۹۹	۲۹	۱۷۰
چک جھمرہ	۱۱۲۱	۲۵۰	۸۷۱	۱۰۲	۳۵	۶۷
سمندری	۲۲۳۰	۴۸۸	۱۷۴۲	۱۵۲	۸۳	۶۹
چک ۳۳۴ دھیرو کے	۸۷۰	۳۷۷	۴۹۳	۱۰۰	۵۴	۴۶
" چنن پور	۱۲۲	۲۴	۹۸	۶۳	—	۶۳
" ۵۵-۵۶ گ ب	۳۳۹	۶۴	۲۷۵	۶۲	۲۰	۴۲
تلونڈی ۱۰۵ ج ب	۳۳۱	۳۳۱	—	۳۲	۱۸	۱۴
چک ۵۶۵ گ ب	۳۱۱۸	۳۱۶	۲۸۰۲	۲۷۳	۱۸	۲۵۵
" ۶۹ گھسیٹ پورہ	۵۹۰۵	۷۳۴	۵۱۷۱	۶۱۵	۸۹	۵۲۶
" ۹۶ مریج	۱۳۱۴	۱۳۱۴	—	۱۳۶	۱۳۶	—
چک ۱۱۹ روڈے والا	۳۸۰	۱۰۹	۲۷۱	۴۸	۳۶	۱۲
" ۲۴۴ ج ب	۳۷۱	۲۹۸	۷۳	۹۵	۳۲	۶۳
" ۲۹۵ گ ب بیرانوالہ	۱۳۵۳	۳۱۶	۱۰۳۷	۱۰۴	۳۸	۶۶
" ۲۸۷ گ ب بلاسور	۸۴۷	۱۰۸	۷۳۹	۶۴	۱۶	۴۸
چک ۸۸ چیانہ	۲۲۲۴	۸۰۸	۱۴۱۶	۱۱۵	۹۹	۱۶
تاندلیانوالہ	۸۰۵	۲۶۶	۵۳۹	۱۱۹	۲۱	۹۸
گنگا پور ۵۹۱ گ ب	۴۲۱	۴۲۱	—	۱۳۰	۲۰	۱۱۰
چک ۲۸۱ ددکھواس	۵۵۵	۱۲۰	۴۳۵	۱۱۴	۲۵	۸۹
" ۲۹۷ ج ب	۶۷۷	۵۶۸	۱۰۹	۹۹	۵۹	۴۰
" ۶۸ بیلاں	۶۲۰	۲۶۷	۳۵۳	۸۴	۴۵	۳۹
چک ۱۰۴ سوڈھی	۳۸۵	۵۷	۳۲۸	۵۸	—	۵۸
" ۴۸ سر شیر روڈ	۹۱۵	۳۰۳	۶۱۲	۱۶۹	۴۳	۱۲۶
چک ۲۵۳ ج ب قادر آباد	۱۳۰۶	۱۵۰	۱۱۵۶	۱۱۲	۱۳	۹۹
" ۲۷۵ R-B کرتارپور	۵۱۳	۴۹۳	[illegible]	۱۲۰	۲۱	۹۶
" ۹۴ ج ب	۹۲	۹۲	—	۱۰	۱۰	—
" ۶۰ کھیم سنگھ والا	۱۰۸	۵۴	۵۴	۱۵	۶	۹
" ۱۱۲ گ ب کلاں	۲۸۶	۳۴	۲۵۲	۲۵	۷	۱۸
" ۱۰۹ نرائن گڑھ	۸۷۸	۲۱۱	۶۶۷	۹۳	۲۷	۶۶
" ۸۹ رتن	۴۶۴	۴۵۲	۱۲	۵۶	۵۳	۳
" ۳۶۷ جلبانوالہ	۲۷۱۰	۵۲۰	۲۱۹۰	۱۹۸	۱۵	۱۸۳
" ۵۰ ج ب کنھیالہ	۳۹۲	۸۵	۳۰۷	۶۱	۷	۵۴
" ۵۷ کھبار کلاں	۹۱۱	۱۰۹	۸۰۲	۶۵	۱۰	۵۵
" ۴۰ شہباز پور	۳۶۵	۳۶۵	—	۲۷	۲۷	—
" ۲۳۳ رکھ	۲۳۷	۱۷۰	۶۷	۴۱	۴۰	۱
" ۲۶۶ صابووالہ	۱۱۰	۷۱	۳۹	۶۳	۱۸	۴۵
" ۹۴ R-B ٹاہلیانوالہ	۱۱۶۶	۲۵۲	۹۱۴	۱۶۹	۲۵	۱۴۴
" گنڈا سنگھ والا ۱۱۹ R-B	۵۷۰	۲۹۳	۲۷۷	۸۷	۷	۸۰
چک ۳۰۶ گ ب	۳۸۷	۲۷۷	۱۱۰	۴۰	۴۰	—
" ۶۱ R-B بیریانوالہ	۷۲۱	۱۷۷	۵۴۴	۶۳	۲۳	۴۰
چک ۴۶۹ ج ب	۲۸۰	۱۴۵	۱۳۵	۲۴	۱۳	۱۱
چک ۴۶۵ گ ب	۲۳۱	۲۱۲	۱۹	۲۷	—	۲۷
کمالیہ	۱۳۳۱	۴۶۶	۸۶۵	۱۹۰	—	۱۹۰
" ۷۷ R-B لوکا دیوی	۶۲	۳۶	۲۶	۲۲	۴	۱۸
چک ۹۶ دھاندواں	۱۲۴	۵	۱۱۹	۲۵	۱	۲۴

نام جماعت	بجٹ سالانہ	وصولی	بقایا	بجٹ جلسہ سالانہ	وصولی	بقایا
چک ۱۰۴ گ ب	۴۳۳	۳۱۵	۱۱۸	۵۹	۲۶	۳۳
چک ۱۰۱ کھوتوں والی R.B	۲۱۰	–	۲۱۰	۳۵	–	۳۵
″ ۱۰۵ ننگے	۴۰۰	۴۷	۳۵۳	۲۱	–	۲۱
چک ۱۰۶ گ ب	۲۱۵	۲۱۵	–	۳۹	۳۰	۹
چک ۷۲ ج ب کلاں	۱۷۰	۱۲۸	۴۲	۲۴	۲۴	–
″ ۱۳۳ موتی سنگھ والا	۴۰	–	۴۰	۸	۸	–
″ ۸۶ ج ب دھپی باجوہ	۱۴۳	۱۷	۱۲۶	۲۶	–	۲۶
″ ۳۰۰ ج ب	۱۷۰	۱۰۵	۶۵	۳۶	۱۱	۲۵
چک ۱۳۲ گ ب	۱۱۹	۱۱۹	–	۲۰	۲۰	–
″ ۲۶۹ ر ب	۳۱۳	–	۳۱۳	۴۴	–	۴۴
″ ۳۳ ج ب	۲۰۶	۶۹	۱۳۷	۲۳	۱۱	۱۲
ڈھیلوکے	۳۰۰	۱۲۸	۱۷۲	۴۱	۱۵	۲۶
چک ۷۶ گ ب	۲۸۰	۹۵	۱۸۵	۳۸	۳۸	–
″ ۳۸۸ گ ب	۴۰۹	۶۸	۳۴۱	۱۹	۱۴	۵
″ ۴۶۶ گ ب	۴۹	–	۴۹	۱۱	۱۱	–
″ ۳۶ ج ب تھانداروالا	۵۱	۲۹	۲۲	۱۲	۱۱	۱
″ ۸۹ گ ب	۱۶۵	۵۹	۱۰۶	۳۰	۲۳	۷
ماموں کانجن	۹۵	۹۵	–	–	۱۵	–
چک ۲۰۹ R.B	۱۱۶	۹۳	۲۳	۱۴	۱۲	۲
″ ۱۳۵ گھانوالہ	۶۸	۱۰	۵۸	۹	۶	۳
″ ج ب گولائی پور	۷۹	۲۲	۵۷	۱۰	–	۱۰
″ R.B [illegible]	۱۹۹	–	۱۹۹	۲۷	–	۲۷
″ ۴۳ گ ب	۲۲۶	۱۵۲	۷۴	–	–	–
[illegible]	۱۳۷	–	۱۳۷	–	–	–
چک [illegible]	۶۷	۵۸	۹	۹	۵	۴
میزان حلقہ	۹۲۱۹۷	۴۰۰۴۰	۵۲۱۵۷	۹۹۵۷	۳۴۳۵	۶۵۳۸

درخواست ہائے دعا

چوہدری عبداللطیف صاحب مبلغ جرمنی کی لڑکی عرصہ قریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار، خسرہ اور کھانسی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

(۲) میرا تایا زاد بھائی منور احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ عبدالغفور ڈپٹی چوہدری (۳) میں کئی ماہ سے بواسیر کے مرض میں مبتلا ہوں۔ احباب میری صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد عبدالحئی مجاہد تسری گنج خلیل پورہ (۴) محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد شریف صاحب تاجر دہلی بوجہ ذیابیطس بیمار ہیں۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں (۵) میرے والد چوہدری نبی بخش صاحب جو صحابی ہیں کچھ عرصہ سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔ ڈاکٹر غلام قادر چھور ہیک ۱۱ (۶) میرا لڑکا عزیزم خلیل احمد خرابی جگر و معدہ ایک سال سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار شیخ قادر بخش اوکاڑہ (۷) میرے اکلوتے بھائی کو پاگل کتے نے کاٹا ہے۔ مسول ہسپتال سے ٹیکے لگ رہے ہیں۔ سب احمدی احباب سے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ رحمت اللہ اہلیہ ... شیخوپورہ (۸) خاکسار کی صحت تقریباً ایک ماہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں۔ بشارت احمد بکنگ کلرک ریلوے سٹیشن ... سندھ (۹) انسپکٹر بیت المال حال ربوہ کی موتیا بند کی وجہ سے دونوں آنکھیں بند ہوگئی ہیں اور ایک آنکھ میں سخت تکلیف ہے۔ احباب ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سلطانہ عزیز ٹیکسلا (۱۰) ... صاحب ڈسپنسر پولیس ہسپتال گجرات کی تین لڑکیوں نے مڈل، انٹرنس اور الف اے کا امتحان دیا ہے۔ اب ایک لڑکا ۲ جون ۵۲ء کو سکنڈ ایئر کا انجینئرنگ کالج مغلپورہ سے امتحان دے گا۔ دوسرا لڑکا ۲۴ جون ۵۲ء ولشن سکول لاہور سے فزیکل ٹریننگ کا امتحان دے گا۔ احباب سب کی کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔

ولادت — مورخہ ۲ جون ۵۲ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے پہلا بچہ عطا فرمایا ہے جس کا نام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے منیر احمد تجویز فرمایا ہے۔ یہ بچہ ڈاکٹر محمود احمد صاحب سرگودھا کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ بچہ کو نیک خادم دین اور صاحب عمر و دولت بنائے۔ محمد دین انور

مولوی صاحب کی خود نوشت حالات زندگی

بقیہ صفحہ ۵

کہ پہلے حضرت عیسیٰؑ کا رفع ہو کر بعد میں اُن کے آسمان سے واپس آنے پر ان کی توفی ہوگی۔ غرضیکہ انہوں نے اس آیت کی غلط پیش کر کے میرے عقیدہ کو ڈگمگا دیا۔ اور مجھے اس وقت لاجواب ہو کر اتنا ماننا پڑ گیا۔ کہ ہاں ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ گو بعد میں مجھے بعض علماء سلسلہ احمدیہ سے دریافت کرنے پر واضح ہو گیا۔ کہ یہ استدلال ان کا محض دھوکہ دہی کے رنگ میں تھا۔ کیونکہ آیت کا یہ منشا نہیں ہے۔ کہ جن مشرکین کو تم قتل کر لو۔ پھر اُن کو پکڑو۔ پھر پکڑے ہوؤں کو گھیرو۔ اور پھر گھیرے ہوؤں کے لئے گھات میں بیٹھو۔ بلکہ آیت کا مطلب یہ ہے۔ کہ جس قدر مشرکین تمہارے قبضہ میں ہیں اُن کو تو قتل کر دو۔ پھر دوسروں کو پکڑو۔ اور جو پکڑے ہوئے نہیں ہیں ان کو گھیرو۔ اور جو گھیرے میں نہیں ہیں اُن کے لئے گھات میں بیٹھو۔ علاوہ ازیں آپ کا یہ استدلال کہ پہلے رفع جسمانی ہو۔ اور بعد میں وفات۔ یہ تو خود غیر طبعی صورت رکھتا ہے اس لئے ترتیب قرآنی جو کہ عام قانون الہٰی کے بھی مطابق واقع شدہ ہے۔ اُس کو کیوں تبدیلی کر کے الٹی اور غیر طبعی صورت میں دکھا جائے۔ گویا خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے یہ کانٹا جو میرے دل میں غلط استدلال سے کچھ عرصہ کے لئے کھٹکنے لگ گیا تھا خود بخود نکال دیا۔ لہذا مولویوں کے دجل و فریب سے اور اُن کی غلط تاویلات اور لفظی ہیر پھیر سے ہر مومن کو چوکس رہنا چاہیئے۔

غرضیکہ ان موافق اور مخالف حالات سے گذرتے ہوئے آہستہ آہستہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق میرا یقین و ایمان مضبوط اور پختہ ہو گیا۔ ادھر مخالفت یہاں تک ہو گئی۔ کہ تمام گاؤں کے لوگوں نے میرے ساتھ تعلقات منقطع کر لئے۔ ہمارے لئے تنور سے روٹیاں لگوانا بند کیا گیا۔ ہمارے ماشکی کو پانی بھرنے سے روک دیا گیا۔ کلام سلام بند ہو گیا۔ اور بڑے بڑے پرانے تعلقات والے لوگوں نے منہ پھیر لئے۔ حالانکہ ابھی تک میں نے بیعت نہیں کی تھی۔ اور لوگوں کی مخالفت صرف حسن ظن رکھنے اور کفر کا فتویٰ نہ لگانے اور ہمدرد ہونے کی وجہ سے ہی تھی۔ آخر خدا تعالیٰ نے دستگیری فرمائی۔ کہ مجھے ان دنوں میں ایک نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی رؤیا دکھائی۔ کہ میں خواب میں قادیان گیا ہوں رات کا وقت ہے اور ایک اونچی جگہ مسجد بنی ہوئی ہے۔ جس کا فرش اردگرد کے مکانوں کی چھت کے برابر ہے۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام وعظ فرما رہے ہیں میرے جانے پر وعظ ختم ہو گیا۔ میں حضور سے مسجد میں ہی جا ملا۔ حضور کے اوپر ایک سرخ رنگ کی رُوئی ہے۔ وہ حضور نے میرے اوپر ڈال دی۔ جس سے میرا منہ اور سر ڈھکا گیا۔ پھر وہ لوئی اُٹھا لی۔ یہ صورت اس وقت ایسی معلوم ہوئی۔ جیسا کہ کسی کے ساتھ خوش طبعی کی جاتی ہے۔ پھر میرے ہاتھ میں ہاتھ ڈال کر اپنے ہمراہ لے کر سیڑھیوں سے اُترے اور ایک بازار سے ہو کر مشرق کی طرف منہ کر کے ایک گلی میں سے گذر کر آگے ایک اور جگہ پر آ گئے۔ اور چھت پر چڑھ کر ایک لمبے کمرہ سے میں مشرق کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے۔

میں حضور کے سامنے بیٹھ گیا۔ حضور نے میرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر میرے ہاتھ کی پشت پر ایک تنکے سے ہر ایک انگلی پر لکیر کھینچتے گئے۔ یہاں تک کہ پانچوں انگلیوں پر لکیر سے لفظ اللہ لکھ دیا۔ اور پھر فرمانے لگے۔ کہ دیکھو ہاتھ کی شکل بھی اللہ کے لفظ کی مانند ہے۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے رسول کریم کی بیعت کرنے والوں کو فرمایا ہے۔ کہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم۔ اسی لئے بیعت ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کی جاتی ہے۔ گویا یہ ہاتھ نہیں ہوتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا نام ہوتا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ اس رؤیا کو میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھ کر درخواست بیعت بھیجدی جس کی منظوری کا جواب مجھے پیر افتخار احمد صاحب کے ہاتھ کا لکھا ہوا حضور کی طرف سے موصول ہوا۔ چنانچہ میری بیعت کا خط جنوری ۱۹۰۱ء میں گیا۔ اور میری بیعت ۹ فروری ۱۹۰۱ء کے الحکم میں شائع ہوئی۔ اس کے بعد جب میں پہلی دفعہ قادیان میں ۱۹۰۲ء میں قادیان میں گیا۔ تو دستی بیعت حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر کی۔ اس وقت وہی نظارہ مسجد مبارک میں بیعت کرتے وقت میں نے بعینہ دیکھا۔ جو کہ پہلے رؤیا میں دیکھا تھا۔ چنانچہ وہ پہلی مسجد اقصیٰ تھی۔ جو مبارک سے کچھ فاصلہ پر جانب غرب واقعہ تھی۔ علاوہ مجھے اور بھی کئی واقعات دیکھنے اور کئی روایات سننے کا موقعہ ملتا رہا۔ جس کو پھر کسی وقت احباب کے گوش گذار کیا جائے گا۔

> **محمد انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سخت تاکیدی فرمان**
>
> مہدی کے ظہور کی خبر سنتے ہی ہم پر فرض ہے کہ اس کی بیعت میں داخل ہو جاؤ۔ خواہ برف پر گھٹنوں کے بل چلنا پڑے (مسلم)
>
> یہ نہایت ہی سخت تاکیدی حکم ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے۔ کہ وہ غفلت میں پڑی ہوئی دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم پہنچائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے علاقہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے اور لائبریریوں کے پتہ روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو مناسب لٹریچر روانہ کر دیں گے۔
>
> عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

تریاق اٹھرا حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۸/۲ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے دواخانہ نورالدین جودھامل بلڈنگ لاہور

اسلامی ممالک کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

—— از روزنامہ آفاق ۱۴ مئی ۱۹۵۲ء ——

اسلامی ممالک میں پاکستان کا اضافہ ہو جانے سے اتحاد عالم اسلامی کے نصب العین کو تقویت پہونچی ہے۔ اس کو تاریخ عہد حاضر کا کوئی مبصر نظر انداز نہیں کر سکتا۔ موتمر عالم اسلامی ہو یا بین الاسلامی اقتصادی کانفرنس —— یا احتفال علمائے اسلام —— شاہ ایران کی تشریف آوری ہو —— یا مجلس اقوام متحدہ میں ہمارے نمائندوں کی وہ مسلسل اور زوردار مساعی ہوں —— جو وہ اسلامی ممالک کی حمایت و امداد میں ہمیشہ کرتے رہے ہیں —— یہ مبارک سرگرمیاں عالم اسلام کے اتحاد، مسلمانان عالم کی سیاسی بیداری اور جمہور کے میلانات اسلامی کی تقویت میں بے انتہا مفید ثابت ہوئی ہیں اور ساری دنیائے اسلام پاکستان کے جذبہ اخوت کو انتہائی استحسان کی نظر سے دیکھ رہی ہے۔

پاکستان میں مسلمان ملکوں کے وزیر اعظموں کی کانفرنس منعقد کی جائے۔

اب سے پیشتر جو اسلامی کانفرنسیں ہوتی رہیں۔ ان کے متعلق بعض مخالفین کو یہ کہنے کا موقع ملا۔ کہ —— ان میں ممالک اسلامی کے حقیقی نمائندے شامل نہیں ہوئے۔ بلکہ بعض تو اس اعتراض میں اس حد تک تجاوز کر گئے۔ کہ مفتی اعظم سید امین الحسینی کو بھی غیر نمائندہ قرار دیا —— حالانکہ وہ تمام عالم اسلام کے خادم و مخدوم ہیں۔ اور فرنگیوں اور یہودیوں کے سوا اور کوئی قوم ان کو غیر نمائندہ کہنے کی جرأت نہیں کر سکتی۔ دوسرے یہ اجتماعات صرف مسلمانوں کے درمیان معاشرتی۔ اقتصادی۔ ثقافتی ارتباط پیدا کرنے کے لئے منعقد ہوئے تھے —— سیاسی معاملات ان کے دائرہ عمل سے باہر تھے۔ لیکن وزرائے اعظم کی کانفرنس حقیقتاً ساری دنیائے اسلام کی کانفرنس ہوگی —— وزرائے اعظم اپنے اپنے ملک کی نمائندگی کرنے کے اہل ہوں گے اور صرف معاشرت و اقتصادیات ہی نہیں۔ بلکہ سیاست کے دائرے میں بھی انہیں اپنے ملک کی طرف سے نقطۂ نگاہ پیش کرنے وعدے کرنے اور ذمہ داریاں قبول کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

چونکہ آجکل بہت سے اقدامات مخصوص سیاسی مقاصد کے لئے کئے جاتے ہیں۔ اس لئے قدرتی طور پر بعض حلقوں کو وزیر اعظموں کی کانفرنس کی تجویز پر بھی بدگمانی پیدا ہوئی۔ اور انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ —— اس کانفرنس سے فلاں بلاک کی حمایت مطلوب ہے۔ یا اس میں فلاں شرارت پوشیدہ ہے۔ یا پاکستان اس طریقے سے دنیائے اسلام کا لیڈر بننا چاہتا ہے۔

چوہدری ظفر اللہ خان نے کراچی میں تقریر کرتے ہوئے انتہائی وضاحت سے ان سب باتوں کی پرزور تردید کی اور کہا کہ:

پاکستان چونکہ ایک نوزائیدہ اسلامی ملک ہے اور اس کے باشندے اسلام ہی کی بناء پر اپنے قومی اور بین الاقوامی مسائل کا حل تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے اس ملک کا مقصد نہایت مخلصانہ اور خالص اسلامی ہے۔ کسی طاقت کسی ادارے کسی ملک یا کسی قوم کو اس کے خلاف بدگمانی نہ کرنی چاہیئے —— اس کے علاوہ اس کانفرنس سے ہمارا مقصود یہ ہرگز نہیں کہ بعض معاملات کے متعلق بحث کر کے اکثریت سے اپنے فیصلے نافذ کریں۔ بلکہ ہمارا مطلب تو صرف یہ ہے کہ آپس میں اپنی اپنی مشکلات اور مسائل کے متعلق مشورہ کریں اور ان کا حل سوچیں۔ ظاہر ہے۔ کہ دائرہ کار کی یہ تحدید کسی کے نزدیک بھی موقف اعتراض نہیں ہو سکتی۔"

ہم نے اپنے ایک دو مضمونوں میں "سیاسی اسلامی بلاک" کے قیام پر بعض شبہات کا اظہار کیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ مسلمان ملکوں کے باہمی ربط وارتباط کی کوششیں علمی۔ ادبی، دینی۔ ثقافتی اور اقتصادی امور تک محدود رہنی چاہئیں۔ اور ابھی سیاسی اتحاد کو معرض التوا میں رکھنا چاہیئے کیونکہ مسلمانوں کے مختلف ممالک اپنی بعض مجبوریوں کے باعث بین الاقوامی لحاظ سے مختلف پالیسیاں اختیار کئے ہوئے ہیں۔ کسی کو بیرونی حملے کے خطرات نے چوکنا کر رکھا ہے اور کوئی مغربی طاقتوں کے اقتصادی اور استعماری جال میں پھنسا ہوا ہے۔ لہٰذا ممکن ہے اسلامی بلاک کے قیام میں بعض قوتیں سد راہ ہوں یا "اسلامی بلاک" کو اپنا آلۂ کار بنانے کی کوشش کریں ——

غازی رؤف پاشا نے بھی جسٹس ایس رحمان سے یہی کہا تھا کہ ہمیں غیر سیاسی امور میں ربط و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور ایسے حالات کا انتظار کرنا چاہیئے۔ جب ہم سیاسی اتحاد کے قابل ہو جائیں۔ یعنی اپنی اپنی آزادی کو محفوظ رکھتے ہوئے ایک سلسلۂ تنظیم میں منسلک ہو جائیں اگر حالات فی الحال نصب العین کے حصول کے لئے سازگار نہیں ہیں۔ تو کم از کم اتنا تو ہو سکتا ہے کہ مسلمان ملکوں کے نمائندے مل کر بیٹھیں۔ اور اپنے اپنے مسائل کے متعلق اپنے بھائیوں سے مشورہ کریں۔ چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان مستحق مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے اس کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پیش کی۔

انہیں عالم اسلام میں جو ہر دلعزیزی حاصل ہے۔ اس کی وجہ سے انشاء اللہ یہ کانفرنس عملی صورت بھی اختیار کرے گی۔ اور نتیجہ خیز بھی ثابت ہوگی۔

احراری اخبار "آزاد" اور بعض دیگر اخبارات پر توہین عدالت کا الزام

لاہور ۱۰ مئی۔ لاہور ہائی کورٹ کی طرف سے مقامی اخبارات "زمیندار" "اسٹار" اور "آزاد" کے نام اس مضمون کا نوٹس جاری ہوا ہے۔ کہ وہ وجہ بیان کریں۔ کہ ان کے خلاف توہین عدالت کا مقدمہ کیوں نہ چلایا جائے۔ اس مضمون کا ایک نوٹس اوکاڑہ کے ایک شخص غازی سراج الدین منیر کے نام بھی جاری ہوا ہے۔

روزنامہ زمیندار کے خلاف یہ کارروائی مسٹر امین الدین صحرائی کی رہائی کے بارے میں شائع کردہ ایک مقالہ کی بناء پر ہوئی ہے۔ ہفتہ وار انگریزی اخبار "اسٹار" میں خان عبد الحی خان مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک زیر سماعت مقدمہ کے متعلق مبینہ قابل اعتراض آرٹیکل لکھا گیا تھا۔ اور روزنامہ آزاد نے اوکاڑہ کے ایک مقدمہ قتل کے بارے میں مبینہ قابل اعتراض مقالہ لکھا تھا۔

غازی سراج الدین منیر کے خلاف اوکاڑہ کے مقدمہ قتل کے بارے میں ایک مبینہ قابل اعتراض پوسٹر شائع کرنے کا الزام ہے۔ (نوائے وقت ۱۲ مئی ۱۹۵۲ء)

بھارت سے ناجائز تجارت کرنیوالا گروہ گرفتار کر لیا گیا

لاہور ۱۲ مئی۔ سی۔ آئی۔ اے پولیس نے بھارت سے کروڑوں روپے کے سامان کی ناجائز تجارت کرنے والے مبینہ گروہ کا سراغ لگایا گیا ہے۔ گروہ کے ۲۲ افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ پولیس کے بیان کے مطابق یہ گروہ اب تک تقریباً ۳ کروڑ روپے کا سونا۔ سینکڑوں من چاندی اور تانبے کے سکے۔ لاکھوں روپے کی مالیت کے ٹیکے اور مشینوں کے قیمتی پرزے بھارت بھیج چکا ہے۔ یہ گروہ کاروں اور گھوڑوں کے ذریعہ سامان درآمد و برآمد کرتا تھا۔ اور اس میں سرحد کے دونوں جانب کے متعدد دیہات کے با اثر افراد شامل ہیں۔

بیان کیا جاتا ہے کہ یہ گروہ کافی عرصہ سے ناجائز سرگرمیوں میں مصروف تھا۔ اور اس کے زیر تحت تقریباً ۹۰ چھوٹے چھوٹے گروہ کام کرتے تھے۔ اس طرح اس ناجائز تجارت میں مصروف پاکستانیوں کی تعداد تقریباً ۱۰۰۰ اور ہندوستانیوں کی تعداد ۱۵۰۰ تک پہونچ جاتی ہے۔

روس سے تجارتی گفت و شنید

کراچی ۱۲ مئی۔ وزارت تجارت کے ایک ترجمان نے اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ پاکستان روس سے تجارت کرنے پر رضامند ہو گیا ہے۔ حال ہی میں مشرقی پاکستان کے بعض اخبارات نے یہ خبر شائع کی تھی کہ کراچی میں دونوں ملکوں کے نمائندوں نے اعلیٰ سطح پر اس مسئلہ پر گفت و شنید شروع کر دی ہے۔ یاد رہے مسٹر فضل الرحمن وزیر تجارت نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا تھا کہ روس سے تجارتی معاہدہ کی گفت و شنید شروع کرنے کا مسئلہ زیر غور ہے۔

ایران میں ٹڈی دل کی روک تھام

تہران ۱۲ مئی۔ جنوبی ایران میں ٹڈی دل کے خاتمہ کے لئے روس نے ہلکی قسم کے طیارے ایران بھیجے ہیں۔ اس کے علاوہ روس نے فصلوں پر چھڑکنے کے لئے دوائیاں بھی ارسال کی ہیں۔

بحریہ کا بری کیڈٹ امتحان

کراچی ۱۲ مئی۔ شاہی پاکستانی بحریہ کے بری کیڈٹ امتحان میں شمولیت کی درخواستوں کی آخری تاریخ ۳۰ مئی تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ امتحان ۱۷ جون کو کراچی لاہور۔ پشاور اور ڈھاکہ میں بیک وقت شروع ہوگا۔